جنرل ' 1 جنوری 2017

کنونشن اگینسٹ
ٹارچر اینڈ ادر کُرو ول' ان ہیومن آر ڈی گریڈنگ
ٹریٹمنٹ آر پنش منٹ

Convention against Torture and Other Cruel, Inhuman or Degrading Treatment or Punishment

کنونش برائے تشدد اور دیگر ظالمانہ' غیرانسانی اور تذلیلی برتاؤ یا سزا

تشدد مخالف کمیٹی:

پاکستان کی ابتدائی رپورٹ پر اختتامی تاثرات

1) تشدد مخالف کمیٹی نے 18 اور 19 اپریل 2017 کو منعقد کردہ اپنے 1506 ویں اور 1508 ویں اجلاس میں (CAT/C/PAK/1) پاکستان کی پیش کردہ ابتدائی رپورٹ پر غور کیا اور 4 اور 5 مئی 2017ء کو منعقدہ 1530 ویں اور 1531 ویں اجلاس میں موجودہ اختتامی تاثرات کو اپنایا۔

الف) تعارف

2) کمیٹی پاکستان کو ابتدائی رپورٹ اور اس میں موجود معلومات پیش کرنے کا خیر مقدم کرتی ہے' تاہم اس امر پر افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ یہ رپورٹ چار سال کی تاخیر سے پیش کی گئی۔

3) کمیٹی ریاستی پارٹی کے ساتھ تعمیری بات چیت اور اس رپورٹ پر غور وغوص کے دوران اٹھائے گئے سوالات اور خدشات کے جوابات مہیا کرنے کے فراہم کردہ مواقع کی تعریف کرتی ہے۔

ب) مثبت پہلو:

4) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے انسانی حقوق کے درج ذیل بین الاقوامی معاہدات کی منظوری یا الحاق کا خیر مقدم کرتی ہے:

الف) بین الاقوامی عہدنامہ 2010ء برائے شہری اور سیاسی حقوق'

ب) بچوں کی خرید وفروخت' بچوں کی جسم فروشی اور بچوں کی فحش نگاری سے متعلق منعقدہ کنونشن 2011ء کا اختیاری پروٹوکول' اور مسلح تنازعات میں بچوں کی شمولیت کے حقوق کے کنونشن 2016 کا اختیاری پروٹوکول۔ معذور افراد کے حقوق کا عہدنامہ 2011ء

5) کمیٹی کنونشن سے مطابقت رکھنے والے شعبہ جات میں ریاستی پارٹی کی جانب سے درج ذیل قانون سازی' انتظامی اور پالیسی اقدامات کو اپنانے کا بھی خیر مقدم کرتی ہے:

الف) نیشنل ایکشن پلان برائے انسانی حقوق 2016ء

ب) انسداد غیرت کے نام پر قتل کا قانون (فوجداری ترمیمی بل) اور انسداد عصمت دری کے قوانین (فوجداری ترمیمی بل) 2016

ج) 2012ء کا قومی انسانی حقوق کا کمیشن اور 2015ء میں قومی انسانی حقوق پر عمل درآمد

د) منصفانہ ٹرائل کے لئے تفتیش اور 2013ء میں منصفانہ ٹرائل ایکٹ کے تحت متعلقہ تفتیشی عمل

* کمیٹی نے اپنے 60 ویں اجلاس (18 اپریل تا 12 مئی 2017) میں اسے منظور کیا۔

ج) تشویش اور سفارشات کے خاص موضوعات:

پولیس پر تشدد کے بڑھتے ہوئے استعمال کے الزامات

6) کنونشن کے تحت ریاستی پارٹی کی جانب سے تشدد کو مسترد کرنے اور اس کی ذمہ داریوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک طریقہ کار وضع کرنے اور اسے مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی کاوشوں کی تعریف کے ساتھ کمیٹی ان مسلسل رپورٹوں کے حوالہ سے سخت تشویش میں مبتلا ہے کہ پولیس کے ذریعہ زیر حراست افراد سے اعتراف کروانے کے لئے تشدد کا استعمال ملک بھر میں وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے جبکہ ریاستی پارٹی نے بتایا ہے کہ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں 7500 سے زائد پولیس افسران کے خلاف' تشدد' زیر حراست افراد کی موت' سرکاری طاقت کا ناجائز استعمال' نازیبا رویہ اور غیر قانونی حراست میں ملوث ہونے کے خلاف تادیبی اقدامات کئے جا چکے ہیں لیکن کمیٹی کو کسی بھی افسر کے حوالہ سے کسی بھی تادیبی کارروائی کے حوالہ سے معلومات فراہم نہیں کی گئیں کمیٹی اس امر کی جانب توجہ دلاتی ہے کہ اسی بات چیت کے دوران ریاستی پارٹی کی جانب سے 13 کیسوں کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئی تھیں جس میں استغاثہ کی جانب سے پولیس کے افراد کے خلاف الزامات عائد کئے گئے تھے جس میں ماورائے عدالت قتل اور تشدد کے واقعات شامل تھے مگر تا حال حکومت کی جانب سے یہ اشارہ نہیں دیا گیا کہ اس کے نتیجہ میں کسی بھی کیس کے حوالہ سے تادیبی سزا دی گئی ہے (آرٹیکل نمبر 2 '12 اور 16)

7) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے:

الف) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اعلیٰ سطح پر تعینات افراد بلاشک وشبہ' تشدد کو مکمل طور پر ممنوع قرار دیں اور عوامی سطح پر تشدد پر مبنی کارروائیوں کی مذمت کریں اور ایک واضح انتباہ جاری کیا جائے کہ جو ان اعمال کا مرتکب قرار پایا گیا یا دیگر تشدد کے واقعات میں ملوث یا شریک پایا گیا تو قانون کے آگے وہ بذات خود جواب دہ ہوگا اور مجرمانہ چارہ جوئی اور با قاعدہ سزا کا مستحق ہوگا۔

ب) اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں کہ ریاستی پارٹی کے تمام پولیس افسران قانون کے تحت تشدد کی کارروائیوں میں ملوث نہیں ہو سکتے جیسا کہ حکومت کے بعض صوبوں میں پولیس آرڈر 2002ء کے تحت یہ قانون نافذ العمل ہے۔

ج) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جو پولیس افسران تشدد میں ملوث ہیں ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے جو جرم کی نوعیت کے مطابق آرٹیکل 4 کے تحت مطلوب ہیں۔

د) پولیس افسران اور سیکیورٹی فورسز کی تشدد پر پابندی' کنونشن کے بارے میں معلومات کی فراہمی اور فرانزک ثبوت اکٹھا کرنے کی تیکنیکوں کے بارے میں ایسی تربیت کا بندوبست کیا جائے کہ جو جرائم کی تفتیش میں اعتراف جرم کے لئے رائج تشدد کے طریقہ کار پر ان کا انحصار کم کردے۔

تشدد کے بارے میں شکایات کی ناقص تحقیقات

8) کمیٹی اس ضمن میں افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ ایسے افراد کو پولیس افسران کی جانب سے دھمکیاں ملتی ہیں یا ان کی شنوائی نہیں ہوتی جو سرکاری نااہلی کا الزام عائد کرتے ہوئے اطلاع اول رپورٹ (ایف آئی آر) کا اندراج کروانا چاہتے ہیں کہ پولیس اہلکاروں نے جرائم کی تفتیش کے دوران تشدد کا استعمال کیا اور یہ کہ وفاقی تفتیشی ایجنسی (ایف آئی اے) مکمل طور پر آزاد نہیں ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ پولیس افسران کے خلاف موثر انداز میں فوجداری مقدمات چلائے۔ کہ ریاستی پارٹی کے قانون کی پاسداری کرنے والے ادارے عملی طور پر متحرک یا موثر نہیں ہیں اور یہ کہ اگرچہ میڈیکل ڈاکٹروں نے متعدد واقعات میں تشدد سے متعلقہ دستاویزی ثبوت فراہم کئے ہیں لیکن متعلقہ حکام ان معلومات کی بنیاد پر کارروائی کرنے سے گریزاں ہیں (آرٹیکل نمبر 2 '11' 13 اور 15)

9) کمیٹی ریاستی پارٹی سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ:

الف) اس بات کو یقینی بنانے کے موثر اقدامات کئے جائیں کہ تشدد سے متعلق شکایت درج کروانے والے' تشدد کے گواہان اور ان کے اہل خانہ انتقامی کارروائیوں کے طور پر ہراسگی اور دھمکیوں سے محفوظ رہیں گے۔

ب) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تشدد کے الزامات کی تحقیقات کے دوران جو پولیس اہلکار تشدد کے شبہ میں ملزم قرار دیئے گئے ہیں ان کا فیصلہ آنے تک دوران تفتیش انہیں معطل کر دیا جائے۔

ج) ریاستی پارٹی میں ضلعی اور صوبائی سطح پر پولیس نگرانی کے موثر اداروں بالخصوص عوامی تحفظ کمیشن کے قیام اور موثر آپریشن کو یقینی بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

د) ایک ایسا طریقہ کار وضع کرنے پر غور کریں جو پولیس کے تنظیمی ڈھانچے سے آزاد ہو۔ اور جس میں شکایات وصول کرنے، تفتیش کار اور تشدد کے تمام الزامات کا ازالہ کی صلاحیت موجود ہو۔

ڈ) ضلع کی سطح پر قائم سٹینڈنگ میڈیکل بورڈ کی آزادی کو مستحکم بنائیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ متعلقہ حکام فی الفوران تمام معاملات کے جرائم کی تحقیقات شروع کریں جن میں طبی قانونی بورڈ (میڈیکولیگل بورڈ) کو یہ ثبوت ملتا ہو کہ زیر حراست ملزم کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

فوجی اور نیم فوجی دستوں اور حساس اداروں کے ذریعہ تشدد کی کارروائیوں پر استثنیٰ

10) کمیٹی کو ان خبروں پر سخت تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کے فوجی دستے اور فوج کے خفیہ ادارے، مثلاً انٹر سروسز انٹیلی جنس اور نیم فوجی دستے جیسے فرنٹیئر کور اور پاکستان رینجرز جو ماورائے عدالت پر تشدد تفتیش اور جبری لاپتہ افراد سے متعلقہ بہت سارے مقدمات میں ملوث ہیں۔ کمیٹی کو فروری 2008ء کے واقعات کے بعد فوجی اور نیم فوجی دستوں کو تشدد کے لئے ریاستی پارٹی کے قانون میں استثنیٰ حاصل ہونے پر تشویش ہے، جس میں (ان ایڈ آف سول پاور) ضابطہ 2011ء اور 2015 ، ترمیمی آرمی ایکٹ جس کی رو سے فوجی عدالتوں سے وابستہ تمام اہلکاران کو ''نیک نیتی'' کے تحت وقوع پذیر اقدامات میں قانونی چارہ جوئی سے مکمل طور پر استثنیٰ حاصل ہے۔ کمیٹی شہریوں کے خلاف جرائم میں ملوث فوجیوں کے حوالہ سے فوجی نظام انصاف کے خصوصی دائرہ اختیار سے مزید تشویش کا شکار ہے۔ کمیٹی کو اس کا بھی افسوس ہے کہ ریاستی پارٹی نے فوجی انٹیلی جنس سروسز یا نیم فوجی دستوں کے اہلکاروں کے بارے میں کسی بھی قسم کی معلومات فراہم نہیں کی ہیں جس میں کنونشن کے تحت تشدد کے حوالہ سے قانونی چارہ جوئی اور سزا شامل ہے۔ یہ امر بھی قابل افسوس ہے کہ ریاستی پارٹی نے وفد کے ساتھ اٹھائے گئے معاملات سے متعلق تحقیقات یا استغاثہ کی حیثیت سے متعلقہ معلومات فراہم نہیں کی، بشمول:

(الف) 2012 میں عسکری نظر بندی مرکز ملاکنڈ صوبہ خیبر پختونخوا سے 35 افراد کا لاپتہ ہونے پر فوجی افسران کا مبینہ ملوث ہونا۔

ب) بلوچ سیاسی شخصیات غلام محمد بلوچ، لالہ منیر بلوچ اور شیر محمد بلوچ کے 2009ء میں لاپتہ ہونے اور ان کے قتل کے الزام میں فرنٹیئر کور کے اہلکاروں کا مبینہ طور پر ملوث ہونا۔

ج) پاکستان رینجرز کے اہلکاروں کی تحویل میں مئی 2016ء میں آفتاب احمد کی ہلاکت (آرٹیکل 2 ،12 ،13 اور 16)

11) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ:

الف) ایک مکمل آزاد سویلین باڈی کے ذریعہ تشدد یا تذلیلی سلوک سے متعلقہ الزامات کی فوری، مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لئے تمام ضروری اقدامات کو یقینی بنایا جائے تاکہ مجرمان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے۔ اور اُن پر جرم ثابت ہونے پر جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دی جائے۔

ب) سابقہ استثنیٰ کے خاتمہ کے لئے (ان ایڈ آف سول پاور) ریگولیشن اور آرمی ایکٹ **2015**ء (ترمیمی) میں ترمیم کریں اور یہ بھی واضح کیا جائے کہ جو بھی تشدد کا ارتکاب کرتا ہے، تشدد کرنے والے کا ساتھ دیتا ہے یا اس کی رضامندی شامل ہونا کے طور پر شریک کار رہے تو وہ مجرمانہ استغاثہ کے تحت سزا اور جرمانہ کا حق دار ہے۔

ج) اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ فوجی اہلکاروں پر تشدد یا اس جیسے دیگر جرائم کے لئے سول عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے۔

د) قانون کے نفاذ کے لئے ریاستی پارٹی نیم فوجی دستوں کا استعمال بند کریں اور یقینی بنائیں کہ ایسے اہلکاروں کے خلاف درج تشدد کی شکایات کی تحقیقات اور قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

انسداد دہشت گردی کے تناظر میں تشدد

12) بعض غیر ریاستی دہشت گرد گروہوں کی جانب سے اپنی آبادی کو تشدد سے بچانے کے لئے ریاستی پارٹی کی جاری کاوشوں کو تسلیم کرتے ہوئے کمیٹی کو اس بات پر سخت تشویش ہے کہ انسداد دہشت گردی قانون، بالخصوص انسدادی دہشت گردی ایکٹ، 1997 ، تشدد کے خلاف ان قانونی تحفظات کو ختم کرتا ہے جو بصورت دیگر آزادی سے محروم افراد کو فراہم کئے جاتے ہیں اس قانون کے تحت سیکیورٹی ایجنسیوں اور سول مسلح افواج کو یہ اجازت حاصل ہے کہ وہ اس قانون سازی کے تحت کہ وہ کسی بھی مشتبہ شخص کو جرم کے حوالہ سے ایکٹ کے تحت کسی نظر ثانی یا چالان پیش کئے بغیر تین ماہ تک زیر حراست رکھ سکتے ہیں، اور کسی بھی فرد کو

کسی ممنوعہ تنظیم کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے شبہ میں مقدمہ کی سماعت کے بغیر ایک سال تک زیرحراست رکھا جاسکتا ہے کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ ایکٹ کے تحت عدالتوں میں ثبوت کے طور پر اعتراف جرم کے دوران ڈسٹرکٹ سپرنٹینڈنٹ پولیس کی موجودگی کی اجازت ہے جبکہ اس کے برخلاف سول عدالتوں میں اعتراف جرم اس وقت قابل قبول ہوتا ہے جبکہ وہ علاقہ مجسٹریٹ کے سامنے کیا گیا ہو کمیٹی کو اس بات کی سخت تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی نے فوجی عدالتوں کو شہریوں پر دہشت گردی سے متعلقہ جرائم کے لئے مقدمہ چلانے کا اختیار دیا ہے' حال ہی میں 2013ء میں آئین کی ترمیم نمبر 23 کے تحت' خصوصاً فوجی عدالتوں کے ججوں کی محدود خود مختیاری کے پیش نظر جو فوجی تنظیمی ڈھانچہ میں موجود ہیں۔ کمیٹی اس طرح کی عدالتوں کے طریقہ کار کے بارے میں بھی سخت تشویش کا شکار ہے جس میں بند کمرہ عدالت میں مقدمات کا انعقاد بھی شامل ہے۔ مزید براں کمیٹی کو ایکشن (ان ایڈ آف سول پاور) کے حراستی مراکز میں بغیر کسی الزام یا عدالتی نگرانی کے دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے شعبہ میں لوگوں کو حراست میں رکھنے کے لئے حاصل وسیع اختیارات سے بھی تشویش ہے۔

13) کمیٹی کنونشن کے آرٹیکل 2(2) کی یاددہانی کراتے ہوئے بتانا چاہتی ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی غیر معمولی کیوں نہ ہوں تشدد کو جواز کے طور پر پھر بھی قبول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ آرٹیکل 2' کے نفاذ سے متعلق اپنے عمومی تبصرہ نمبر 2 (2007) میں' کمیٹی نے کہا ہے کہ غیر معمولی حالات میں دہشت گردی کی کارروائی کا خطرہ بھی شامل ہے اس حوالہ سے کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ:

الف) یہ امر یقینی بنانے کے لئے کہ آزادی سے محروم تمام افراد کو تشدد کے خلاف قانونی تحفظ تک رسائی حاصل ہے انسداد دہشت گردی اور اس سے متعلقہ دیگر قانون سازی کو منسوخ کیا جائے یا اس میں ترمیم کی جائے بشمول مجسٹریٹ کے سامنے فوری پیشی اور حبس بے جا کے خلاف درخواست دینے کے' اور یہ بھی یقینی بنایا جائے کہ مجسٹریٹ کی غیر موجودگی میں حاصل کئے گئے اعترافات ثبوت کے طور پر نا قابل قبول ہیں۔

ب) دہشت گردی سے متعلق قانونی چارہ جوئی کے لئے فوجی عدالتوں کے استعمال کو بند کیا جائے' شہریوں کے خلاف فوجداری خدمات کو فوجی عدالتوں سے سول عدالتوں میں منتقل کیا جائے اور شہریوں سے متعلق وہ تمام مقدمات جن کا فیصلہ فوجی دائرہ اختیار کے تحت پہلے ہی سنایا جاچکا ہے' اُن کے خلاف سول عدالتوں میں اپیل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

ج) وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات اور صوبہ کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات میں نظربندی کے مراکز قائم کرنے کے فوجی اختیار کو ختم کرنے کے لئے ایکٹ (ان ایڈ آف سول پاور) ریگولیشن' 211 کو ختم کیا جائے یا اس میں ترمیم کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ریاستی پارٹی کے علاقہ میں کہیں پر کوئی بھی فرد خفیہ اور قید تنہائی میں نہیں ہے کیونکہ ایسے حالات کے تحت لوگوں کو حراست میں رکھنا کنونشن کی خلاف ورزی ہے بہرحال اگر ایسے نظربندی مراکز ابھی تک موجود ہیں' تو اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ آزاد نگرانوں اور خاندان کے افراد کو ایسے حراستی مراکز تک رسائی حاصل ہو۔

تشدد کی تعریف اور اسے جرم قرار دینا

14) پاکستان کے آئین میں آرٹیکل 14(2) کو مدنظر رکھتے ہوئے جس کے مطابق معلومات کے حصول کے لئے تشدد کے استعمال کی ممانعت ہے جیسا کہ تعزیرات پاکستان کی بعض دفعات کے تحت ایذا رسانی پر سزا اور یہ کہ پولیس آرڈر 2002 کے تحت پولیس آفیسر کو تشدد کرنے پر سزا وار قرار دیتی ہے۔ کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کی قانون سازی تشدد کی ایسی تعریف فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے جو ان تمام متعلقہ عناصر پر محیط ہو جو کنونشن کے آرٹیکل نمبر 1 میں موجود ہیں۔ اور جو کنونشن کے آرٹیکل 2(1) اور 4 کے تحت اس کو واضح طور پر جرم قرار دینے میں ناکام رہی ہے کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ تشدد' زیرحراست موت اور زیرحراست جنسی زیادتی (روک تھام اور سزا) سے متعلق ایک بل کئی سالوں سے پارلیمنٹ میں التوا کا شکار ہے۔

15) کمیٹی ریاستی پارٹی سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ اپنی قانون سازی میں تشدد کی ایک ایسی مخصوص تعریف شامل کرنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جس میں کنونشن کے آرٹیکل نمبر 1 میں موجود تمام عناصر کا احاطہ کیا گیا ہو اور وہ سزائیں مقرر کی جائیں جو تشدد کی نوعیت کے مطابق ہوں۔ کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ تشدد' زیرحراست موت اور زیرحراست جنسی زیادتی (روک تھام اور سزا) سے متعلقہ بل پر از سرنو جائزہ لے تاکہ یہ یقینی بنایا جائے کہ یہ کنونشن سے مکمل مطابقت رکھتا ہے اور اس کو اختیار کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں اور یا اس کو پورا کرنے کے لئے نئی قانون سازی کی جائے۔

بنیادی قانونی تحفظات

16) یہ زیرِنظر رکھتے ہوئے کہ ریاستی پارٹی کی قانون سازی' قانونی تحفظ کی ضمانت دیتی ہے جیسا کہ وکیل تک فوری رسائی کنبہ تک رسائی اور یہ ضروری امر کی تمام زیرِحراست افراد کو 24 گھنٹے کے اندر مجسٹریٹ کے سامنے ضرور پیش کیا جائے گا۔ کمیٹی کو ان رپورٹوں کے بارے میں تشویش لاحق ہے کہ ان تحفظات کا عملی طور پر احترام نہیں کیا جاتا ہے۔ کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے کہ حراست میں لئے جانے کے فوراً ایک غیر جانبدار طبی معائنہ کی درخواست کے حق پر موثر انداز میں عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے اور یہ کہ تمام زیرِحراست افراد کا اندراج ایک جامع مرکزی رجسٹر میں فوری طور پر نہیں کیا جاتا' جو کہ درست ہو اور زیرِحراست فرد کے خاندان کی اُس تک رسائی ہو۔

17) ریاستی پارٹی کو قانون میں اور عملی طور پر یہ یقینی بنانا چاہیے کہ تمام زیرِحراست افراد کو گرفتاری کے ساتھ وہ تمام بنیادی قانونی تحفظات حاصل ہونگے' جن کا ذکر پیراگراف 13 اور 14 عمومی تبصرہ نمبر 2 (2007) میں موجود ہے۔ جو کہ آرٹیکل 2 کے اطلاق سے متعلقہ ہے۔ خاص طور پر اسے یقینی بنایا جانا چاہیے کہ:

الف) زیرِحراست تمام افراد عملی طور پر کسی وکیل تک فوری رسائی حاصل کر سکتے ہیں' بالخصوص پولیس تفتیش کے دوران' اپنی مرضی کے مطابق کسی رشتہ دار یا کسی دوسرے شخص کو نامزد کر سکتے ہیں کہ وہ کیوں اور کہاں پر زیرِحراست ہے۔ حراست کے دوران کسی مرحلہ پر وہ مجسٹریٹ کے سامنے حراست کی قانونی حیثیت یا ضرورت کو چیلنج کر سکتے ہیں کیونکہ وہ نظربند شخص کی فوری رہائی کا حکم دے سکتا ہے اور یہ کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے فیصلہ وصول کر سکتا ہے ریاستی پارٹی کو باقاعدگی سے اس بات کی تصدیق کرنی چاہیے کہ قانون نافذ کرنے والے سرکاری اہلکار قانونی تحفظات کا احترام کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں کوتاہی کرنے والے سرکاری اہلکاروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

ب) کہ اس قانون سازی میں یہ سہولت بھی شامل ہے کہ تمام قیدیوں کو فوری طور پر آزاد طبی معائنہ کی درخواست کرنے اور فوری طور پر اس کے حصول کا حق حاصل ہے۔

ج) زیرِحراست افراد کا ایک جامع مرکزی رجسٹر ہو' جس میں گرفتار ہونے والے تمام افراد کا فوری اندراج موجود ہو اور نظربند افراد کے کنبہ کے تمام افراد اور ان کے وکلاء کو اس رجسٹر میں موجود تمام معلومات تک رسائی کا حق ہے۔

عدلیہ کے ذریعہ کنونشن کا نفاذ اور انصاف تک رسائی

18) کمیٹی کو انصاف کو لاگو کرنے میں مبینہ تضادات کے بارے میں بہت تشویش ہے۔ بشمول وفاقی شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار کے' جو انصاف کے لئے سرگرداں تشدد کے شکار افراد کے لئے مشکلات کا باعث ہے بحوالہ خاص رپورٹر جوججوں اور وکلاء کی آزادی سے متعلق ہے (ملاحظہ ہو A/HRC/23/43/Add.2)' کمیٹی کو خاص طور پر اُن رپورٹوں کے حوالہ سے بے حد تشویش ہے جس میں تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کو انصاف تک رسائی میں بہت ساری رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسی طرح اُس کے استثنیٰ اور کنونشن کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں۔

19) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس امر کو یقینی بنائے کہ ریاستی پارٹی میں موجود تمام عدالتی اور ماورائے عدالت اداروں نے کنونشن کے دفعات کی پاسداری کی ہے۔ اور کمیٹی ریاستی پارٹی سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ یہ امر یقینی بنائے کہ اگر ان اداروں کے فیصلوں کو کنونشن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا جائے' تو فیصلوں کو چیلنج اور کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ ریاستی پارٹی کو اس طریقہ کار کا ازسرِنو جائزہ لینا چاہیے جو تشدد سے متاثرہ افراد کی شکایت درج کرنے کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تشدد سے متعلقہ تمام شکایات کی فوری اور غیر جانبدارانہ جانچ پڑتال مجاز حکام کے ذریعے کی جائے اور یہ کہ شکایت کا اندراج کرنے والے افراد انتقامی کارروائی سے محفوظ ہیں۔

نیشنل ہیومن رائیٹس کمیشن:

20) 2015 میں ریاستی پارٹی کی جانب سے انسانی حقوق کے قومی کمیشن کی تشکیل کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمیٹی کو اس بات پر گہری تشویش ہے کہ کمیشن کے چیئر مین کو مبینہ طور پر مطلوبہ اجازت نہیں ملی اور نتیجے کے طور پر ریاستی پارٹی کے ساتھ باہمی تبادلہ خیال سے قبل کمیشن کا عملہ کمیٹی کے ساتھ نجی ملاقات کرنے سے قاصر رہا۔ کمیٹی کو اس بات پر گہری تشویش ہے کہ کمیشن کی تشکیل کے لئے فراہم کردہ قانون میں کہا گیا ہے کہ کمیشن خفیہ ایجنسیوں کے طریقہ کار کے متعلق تفتیش

نہیں کرسکتا اور وہ مسلح افواج کے اہلکاروں کے ذریعہ ہونے والی انسانی حقوق کی پامالیوں کی مکمل انکوائری کرنے کا مجاز نہیں کمیٹی کمیشن کو فراہم کردہ فنڈنگ میں نمایاں اضافہ کا خیر مقدم کرتی ہے۔ تاہم کمیٹی کو اس بات کی بھی فکر ہے کہ کمیشن کے لئے اہلکاروں سمیت مزید وسائل کی ضرورت ہے تاکہ ملک بھر میں انسانی حقوق کے احترام کی موثر نگرانی کی جاسکے(آرٹیکل 2 اور 12 تا 13)

21) ریاستی پارٹی کو یہ یقینی بنانے کے لئے فوری اقدامات کرنے چاہیے کہ قومی انسانی حقوق کمیشن اپنے مینڈیٹ کو پوری طرح سے موثر اور آزادانہ طور پر انجام دینے کے قابل ہے۔ اور ایک قومی ادارے کی حیثیت سے اس کے اصولوں پر پوری طرح استقامت سے عمل پیرا ہے۔ تاکہ انسانی حقوق کی ترقی اور انسانی حقوق کی حفاظت کی جاسکے۔ (پیرس اُصول)، بشمول اس امر کے کہ کمیشن کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے میکائزم میں شخصی ملاقات کی اجازت ہو۔ ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ وہ کمیشن کی طاقت کو مستحکم بنائے اور اس امر کو یقینی بنائے کہ ریاستی پارٹی میں کسی بھی ادارے کی جانب سے تشدد یا نازیبا سلوک کے ارتکاب کے تمام کیسوں کی تفتیش کی مکمل اجازت ہو بشمول خفیہ ایجنسیوں اور مسلح افواج کے۔ ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ کمیشن کو استحکام بخشنے کیلئے خاطر خواہ مالی اور انسانی وسائل کا بندوبست کرے۔ تاکہ وہ اپنا کام تمام ریاستی حدود کے اندر آزادانہ طور پر کرسکے۔

انسانی حقوق کے محافظوں، وکلاء اور صحافیوں کو ہراساں کرنے، دھمکانے اور گرفتاریوں کی انتقامانہ کاروائیاں

22) کمیٹی انسانی حقوق کے محافظوں، وکلاء، صحافیوں اور ان کے اہل خانہ کے حوالے سے دھمکیوں اور ہراساں کرنے بشمول جسمانی حملوں اور انتظامی حراست کے بارے میں مسلسل رپورٹوں پر تشویش رکھتی ہے بشمول جسمانی حملوں اور انتظامی حراست کے، ان رپورٹوں میں انسانی حقوق کے علم بردار وقاص گورایا، عاصم سعید، سلمان حیدر اور احمد رضا، نصیر کے کیسز شامل ہیں جنہیں جنوری 2017ء مبینہ طور پر سٹیٹ ایجنٹوں نے اغواء کیا تھا اور صحافی زینت شہزادی جو اگست 2015ء میں مبینہ طور پر لاپتہ ہوگئی تھیں اس نوعیت کے الزامات سے متعلقہ تحقیقات کے بارے میں ریاستی پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات میں کمی کے باعث کمیٹی کو بے حد تشویش ہے(آرٹیکل 2، 12، 14 اور 16)

23) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ وہ انسانی حقوق کے محافظوں، وکلاء اور صحافیوں کو ہراساں کرنے اور حملوں سے بچانے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے، دھمکیوں، ہراسگی اور حملوں سے متعلقہ تمام رپورٹ شدہ واقعات کی اس نقطہ نظر کے تحت باقاعدہ تفتیش کرے کہ ان میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے بعد قرار واقعی سزا دی جائے گی اور متاثرین اور ان کے اہل خانہ کو موثر تحفظ کی ضمانت حاصل ہوگی بشمول درج بالا کیسز کے۔ ریاستی پارٹی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ کنونشن کے تحت ریاستی پارٹی کی ذمہ داریوں کی تعمیل کے بارے میں معلومات شائع کرنے پر کسی بھی فرد یا تنظیم کو ہراسگی اور دھمکیوں کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

جبری لاپتہ ہونا/جبری گمشدگی

24) کمیٹی جبری یا ازخود گمشدگی کے بارے میں ورکنگ گروپ کے ساتھ تعاون بشمول 2012ء کے دورہ کے، ریاستی پارٹی کا خیر مقدم کرتی ہے۔ تاہم کمیٹی کو تشویش ہے کہ جبری طور پر لاپتہ ہونے کو ریاستی پارٹی میں ابھی تک ایک واضح جارحانہ اقدام کے طور پر جرم قرار نہیں دیا گیا ہے یہ تشویش بھی قائم ہے کہ حالیہ سالوں کے دوران جبری گمشدگی کی سینکڑوں رپورٹس ریاستی پارٹی میں درج ہوئیں اور یہ کہ ریاستی پارٹی کے صاحب اختیار افراد نے ان رپورٹوں کی تفتیش کے لئے خاطر خواہ اقدامات نہیں اٹھائے اور نہ ہی ذمہ داران کو شناخت کیا گیا کمیٹی کو مزید تشویش ان رپورٹوں کے بارے میں بھی ہے کہ تفتیش کے لئے قائم جبری طور پر لاپتہ افراد کے بارے میں کمیشن مکمل طور پر آزاد نہیں ہے اور وہ اسے اپنے مینڈیٹ پر عمل درآمد کے سلسلہ میں وسائل کی کمی کا سامنا ہے۔ کمیٹی افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ جبری طور پر گمشدگی کے حوالہ سے جرم کی قانونی چارہ جوئی ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی۔ (آرٹیکل 2، 12، 14 اور 16)

25) ریاستی پارٹی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ جبری طور پر لاپتہ ہونا مقامی قوانین میں ایک خاص جرم ہے، اور اس طرح لاپتہ ہونا ایک سنگین جرم ہے اور اس کے لئے سخت سزائیں ہیں اس کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ تمام جبری گمشدگیوں کی مکمل طور پر فوری اور موثر تحقیقات کی جائیں، ملزمان کے خلاف قانونی چارہ جوئی ہو اور مجرموں کو اُن کے جرائم کی سنگین نوعیت کے مطابق سزا دی جائے اور اسے جبری طور پر لاپتہ افراد کے بارے میں قائم نیشنل کمیشن آف انکوائری کی آزادی، وسائل اور تفتیشی صلاحیت کو مستحکم کرنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ مزید براں ریاستی پارٹی کو چاہیے وہ جبری یا ازخود گمشدگی کے بارے میں ورکنگ گروپ کی سفارشات کے اطلاق کو یقینی بنائے اور بالخصوص جبری

گمشدگی کے نیشنل کمیشن آف انکوائری کے اختیار میں اضافہ کے ساتھ مناسب وسائل کی فراہمی کا بندوبست کرے۔

حراستی مقامات کی نگرانی

26) کمیٹی ریاستی پارٹی کی ''جیل کمیٹیوں'' کے بارے میں معلومات کا خیر مقدم کرتی ہے جو ہر جیل اور جیل میں قیدیوں کی حالت زار کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے اور جیل حکام کو قیدیوں کی شکایات کو رفع کرنے کے لئے سفارشات پیش کرتی ہے تاہم ان رپورٹوں پر تشویش رکھتی ہے کہ جیل کمیٹیاں عملی طور پر کام نہیں کر رہی ہیں اور یہ مکمل طور پر آزاد نگرانی سے قاصر ہیں (آرٹیکل نمبر 2، 11، 13 اور 16)

27) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ:

الف) وہ جیل کمیٹیوں کی رپورٹ کو عوام کے سامنے پیش کرے اور صاحب اختیار افراد کو چاہیے کہ ان کیسوں کی پیروی کریں جن کے متعلق نگرانوں نے تشدد اور نازیبا سلوک کے بارے میں اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔

ب) اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ قومی اور بین الاقوامی نگران بشمول غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندے حراست اور قید و بند کی تمام جگہوں کی نگرانی پر باقاعدہ دورہ یا اچانک معائنہ کے اہل ہوں۔ اور ہر دورہ کے بعد اس کی پیروی بھی کی جائے۔

ج) تشدد اور دیگر ظالمانہ، غیر انسانی یا تذلیلی سلوک یا سزا کے خلاف کنونشن کے اختیاری پروٹوکول کی توثیق کریں اور قومی سطح پر اس کے تدارک کا طریقہ کار وضع کیا جائے۔

قید و بند کی حالت زار

28) کمیٹی کو ان رپورٹوں کے بارے میں پر تشویش ہے کہ تشدد کے نتیجے میں دوران حراست ہونے والی اموات کے واقعات اور قیدیوں اور جیل کے عملہ کی کم سن بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے الزامات کی موثر طور پر تفتیش نہیں ہوئی ہے اور مرتکب افراد کو سزا نہیں دی گئی ہے۔ کمیٹی کو ان خبروں پر بھی تشویش لاحق ہے کہ ریاستی پارٹی میں قید خانوں کے اندر گنجائش سے زیادہ افراد کو بہت ہی خراب حالات میں جس میں صفائی کی ناگفتہ بہ حالات اور طبی سہولتوں کا فقدان شامل ہے میں رکھا جاتا ہے۔ اس امر پر بھی تشویش ہے کہ جیل کی 70 فیصد آبادی حراست قبل از آغاز کارروائی مقدمہ پر مشتمل ہے اور یہ کہ کم عمر قیدیوں کو بڑی عمر کے قیدیوں کے ساتھ ایک ساتھ رکھا جاتا ہے کمیٹی کو تشوش ہے کہ ہائی کورٹ کے اعلامیہ کے مطابق بیڑیاں پہنانا غیر آئینی ہے۔ مگر پاکستان کے بعض علاقوں میں ابھی تک قیدیوں کو بیڑیاں پہنائی جاتی ہے۔ کمیٹی کو اس بات کی سخت تشویش ہے کہ توہین رسالت کے الزام میں قید افراد کو اکثر و بیشتر نامعلوم مدت کے لئے قید تنہائی میں رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ جنید حفیظ کا معاملہ ہے جو مئی 2014 کے بعد سے قید تنہائی میں ہے (آرٹیکل نمبر 11 اور 16)

29) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ وہ:

الف) اس بات کو یقینی بنائیں کہ زیر حراست اموات کے تمام معاملات کی فوری اور موثر تحقیقات کرائی جائیں۔

ب) قیدیوں کے لئے شکایات درج کرنے کا ایک آزاد اور خفیہ نظام قائم کیا جائے۔

ج) جیل خانہ جات میں گنجائش سے زیادہ افراد رکھنے کی موجودہ حالت بہتر بنانے کیلئے اپنی کوششوں کو تیز اور مستحکم کرے جن میں دوران قید دوسرے متبادل انتظامات بھی شامل ہیں۔

د) تمام قیدیوں کو صفائی، طبی خدمات اور آسانیاں فراہم کرنے کے لئے موثر اقدام کئے جائیں اور ریاستی پارٹی میں قید و بند کی حالت زار کو اقوام متحدہ کے قیدیوں سے برتاؤ کے کم سے کم ضوابط کے معیار کے مطابق لانے کو یقینی بنایا جائے (دی نیلسن مینڈیلا رولز)

ڈ) اس امر کو یقینی بنائیں کہ حراست میں لئے گئے قبل از مقدمہ قیدیوں کو سزا یافتہ افراد، خواتین کو مردوں سے اور بچوں کو بالغوں سے الگ تھلگ رکھا جائے۔ اور یہ کہ جنسی زیادتی کے الزامات کی صحیح طریقہ سے تفتیش ہو اور مجرموں پر مقدمہ چلایا جائے اور اُن کو سزا دی جائے۔

ذ) افراد کو طویل مدت کی قید تنہائی میں اس بنیاد پر رکھنے سے گریز کریں کہ ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے ایسے معاملات میں جہاں یہ خدشات موجود ہیں جیسا کہ توہین رسالت کے الزامات کے تحت قید افراد کے لئے، ریاستی پارٹی کو یہ بات یقینی بنانی چاہیے کہ ان کی حفاظت کے لئے موثر بندوبست کیا جائے تا کہ ناز یبا سلوک کی وجہ سے یہ اپنے آپ کو نقصان پہنچانے سے محفوظ رہ سکیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ اُن کو نقصان سے بچاتے بچاتے خود اُن سے بُرا برتاؤ ہو۔

ر) اس امر کو یقینی بنائیں کہ ریاستی پارٹی کے سارے علاقہ جات میں قیدیوں کو بیڑیاں پہنانا ممنوع قرار دیا جائے۔

خواتین پر تشدد اور نام نہاد ''غیرت کے نام پر قتل''

30) انسداد عصمت دری کے قوانین (فوجداری ترمیمی بل) 2016 اور غیرت کے نام پر قتل کے خلاف قانونی (فوجداری ترمیمی بل) اور ان جرائم سے نمٹنے کے لئے ریاستی پارٹی کے عزم کو سامنے رکھتے ہوئے کمیٹی کو اُن اطلاعات پر تشویش ہے جس میں ریاستی پارٹی میں خواتین کے خلاف بڑھتا ہوا تشدد، جس میں قتل، عصمت دری، تیزاب پھینکنے کا جرم، اغواء، گھریلو تشدد اور غیرت کے نام پر قتل شامل ہیں۔ اور ان جرائم کے لئے مقرر انتہائی کم سزا کے بارے میں تشویش ہے اور اُن جرائم میں ملوث افراد پر جرم عائد کرنے کے مواقع بہت کم ہیں اور اسی طرح اُن کو سزا بھی بہت کم ہی ملی۔ رپورٹوں کے بارے میں بھی کہ متوازی نظام انصاف (جس کو پنچائیت یا جرگہ کہتے ہیں) نے خواتین کو پُر تشدد سزا سنائی ہے یہاں تک کہ موت کی بھی بشمول سنگساری کے اور ''غیرت کے نام پر جرائم'' کے مجرموں کو معمولی سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے، بشمول صنف کی بنیاد پر سنگین نوعیت کے تشدد کے دوسرے واقعات میں بھی۔ (آرٹیکل نمبر 2، 14، 16)

31) کمیٹی ریاستی پارٹی پر زور دیتی ہے کہ:

الف) خواتین کے خلاف ہر طرح کے تشدد کی روک تھام، اور اس کے خاتمہ کے لئے جدوجہد اور کوششوں کو تیز تر کرنا بشمول قومی اور صوبائی قانون سازی میں قانونی دفعات کو تقویت دینا، جو خواتین کے خلاف تشدد کے حوالہ سے ہوں اور جن کی رو سے یہ جرم قرار ہو۔

ب) اس امر کو یقینی بنائیں کہ خواتین کے خلاف تشدد کے تمام واقعات کی مکمل، موثر اور فوری تحقیقات کرائی جائیں تا کہ مجرموں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دی جائے اور متاثرین کی تکلیف کا ازالہ کیا جائے اور مناسب تلافی بھی ہو جائے۔

ج) اس کو کالعدم قرار دینے کی کاوشوں کو مزید مضبوط بنایا جائے اور یہ یقینی بنایا جائے کہ ریاستی عہدیدار متوازی انصاف کے طریقہ کار یا تنازعات کے حل کے متبادل نظام جیسا کہ پنچائیت یا جرگہ کو تسلیم نہیں کرتے یا اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے جس کی رو سے ''غیرت'' کے نام پر کئے جانے والے جرائم کے مجرموں کو بری کر دیا جاتا ہے اور عورتوں کو جسمانی سزا کا حقدار قرار دیا جاتا ہے، اور یا بصورت دیگر کنونشن کے تحت یہ ریاستی پارٹی کی ذمہ داریوں سے متصادم ہے۔

د) عملی طور پر اس بات کی ضمانت فراہم کی جائے کہ تشدد کا شکار خواتین کو قانون تک فوری رسائی حاصل ہو اور یہ یقینی بنایا جائے کہ وہ موثر تحفظ تک رسائی کے قابل ہوں بشمول، پناہ گاہ، طبی نگہداشت اور نفسیاتی معاونت کے۔

ڈ) خواتین کے تشدد، بشمول غیرت کے نام پر قتل اور اس طرح کے تشدد کو برداشت کرنا یا نظر انداز کرنے کے بارے میں سرکاری اہلکاروں کے لئے آگہی کی مہم چلائی جائے اور انہیں اس بارے میں تربیت دی جائے جو کنونشن کے تحت اس سلسلہ میں مطلوبہ استعداد کے حوالہ سے ان کی ذمہ داری ہے۔

سمگلنگ اور جبری مشقت

32) کمیٹی کو تشویش ہے کہ حکومت کی جانب سے کی جانے والی کوششوں کے باوجود مستقل اطلاعات کے حوالہ سے بہت بڑی سطح پر جنسی استحصال کیلئے انسانی سمگلنگ اور جبری یا غلامانہ مزدوری جاری ہے اور اس میں ان بچوں کا استحصال بھی شامل ہے جو غلامی سے بدتر حالات میں گھروں میں ملازم ہیں (آرٹیکل 2، 12، 14، 16)

33) کمیٹی ریاستی پارٹی پر زور دیتی ہے کہ:

الف) انسانی سمگلنگ اور جبری مشقت کے خاتمہ اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اقدامات کریں، سمگلنگ اور جبری مشقت سے متعلقہ تمام واقعات کی تحقیقات کی جائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ مجرموں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور جرم کی سنگینی کے اعتبار سے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

ب) ایک باقاعدہ اور مسلسل نگرانی کا ایسا طریقہ کار قائم کریں، جس میں رسمی اور غیر رسمی کام کی جگہ بشمول گھریلو کام شامل ہو۔ تا کہ جبری اور غلامانہ مزدوری اور بدسلوکی، گالی گلوچ اور استحصال سے متعلقہ ہر قسم کو روکا جاسکے۔

ج) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ انسانی سمگلنگ کے متاثرین کی تکلیف کا ازالہ کیا جائے' جس میں مالی امداد اور از سر نو بحالی بھی شامل ہے۔

پناہ گزین اوران کی واپسی

34) لاکھوں پناہ گزین جن میں سے بیشتر افغانی ہیں' کی میزبانی پر ریاستی پارٹی کی تعریف کرتے ہوئے' کمیٹی کو''جبر'' کی حالیہ دستاویزی رپورٹوں کے بارے میں تشویش ہے' جس میں جلاوطنی اور پولیس کی بدسلوکی' بھتہ خوری' چھاپوں اور صوابدیدی حراست' رجسٹرڈ پناہ گزینوں سمیت افغانوں کی اپنے آبائی وطن کو واپسی' کو جہاں انہیں ظلم وستم' تشدد یا بدسلوکی کا خطرہ ہوسکتا ہے کمیٹی پناہ گزینوں اور پناہ کے متلاشی لوگوں کے لئے ایک قانونی فریم ورک کی عدم موجودگی پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔

35) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ:

الف) کنونشن کے آرٹیکل 3 سے مطابقت کرتے ہوئے اپنے قوانین میں ترمیم کرے۔اور خاص طور پر حوالگی ایکٹ 1972 اور غیر ملکی آرڈر 1951 اور طریقہ کار کو پناہ اور پناہ دینے کے متلاشی کو ناقابل واپسی کے اصولوں کے مطابق بنائے۔

ب) ''پناہ'' سے متعلق ایک ایسا جامع قانون اپنانے پر غور کیا جائے جو انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیار اور اصولوں کے مطابق ہو اور آرٹیکل 3 سے مطابقت رکھتا ہو۔

ج) پناہ گزینوں کی حیثیت اور اس کے 1967 کے پروٹوکول کے ساتھ 1951 کے کنونشن کو تسلیم کرے۔

د) افغانیوں کے ساتھ پولیس کے ناروا سلوک اور سرکاری حکام کے دیگر اقدامات کے الزامات کی تحقیقات کی جائیں جو ظلم و زیادتی کے اصل خطرہ کے باوجود انہیں اپنے آبائی وطن میں جبر کے تحت واپسی پر مجبور کرتے ہیں' ذمہ دار افراد کو اس سلسلہ میں اصولوں کے مطابق پابند کیا جائے اور یا انہیں اس جرم کی سزا دی جائے۔

غیر ریاستی تنظیموں کے ذریعہ تشدد سے بچاؤ کے لئے استعداد کار

36) کمیٹی کو نان سٹیٹ ایکٹرز کے تشدد سے کمزور افراد' خاص طور پر شیعہ' مسیحی اور احمدی برادری کے ارکان اور توہین رسالت کے عائد کردہ الزام کے ملزمان کے تحفظ کے لئے ریاستی پارٹی کے حکام کی جانب سے تشدد اور اس سلسلہ میں ناکافی کوششوں کی خبروں پر تشویش ہے۔ بالخصوص مشال خان کے حالیہ معاملے میں ریاستی پارٹی کے طرز عمل پر کمیٹی پر تشویش ہے' جس میں ایک ہجوم نے توہین رسالت کے الزام میں اسے قتل کر دیا تھا۔ کمیٹی کو ان خبروں سے بھی تشویش لاحق ہے کہ ریاستی پارٹی کے حکام' مجرموں کے خلاف فوری تحقیقات اور قانونی چارہ جوئی سے بعض اوقات گریز اختیار کر لیتے ہیں ان میں بعض گروپوں بشمول حقانی نیٹ ورک اور لشکر طیبہ شامل ہیں کی جانب سے اغواء برائے تاوان جیسے واقعات شامل ہیں۔

37) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ:

الف) وہ لوگ جو خطرہ کی زد میں ہیں' جس میں مذہبی اقلیتی برادری اور وہ افراد جو اظہار رائے کی آزادی کا پرچار کرتے ہیں اُنہیں تشدد سے تحفظ فراہم کریں' یہ جرم عام طور پر نان سٹیٹ ایکٹرز کرتے ہیں۔ ریاستی پارٹی کو یہ امر یقینی بنانا چاہیے کہ نان سٹیٹ ایکٹرز کے ذریعہ ہونے والے ہر قسم کا تشدد جس میں پر ہجوم تشدد بھی شامل ہے' فوری' موثر اور غیر جانبدارانہ طور پر تحقیقات کی جائیں اور مجرموں کو سزا دی جائے۔ اور متاثرین کے دکھ کا باقاعدہ ازالہ کیا جائے۔

ب) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ریاستی پارٹی کے حکام علاقہ میں موجود تمام نان سٹیٹ ایکٹرز اور گروپوں کے ذریعہ ہونے والے اغواء برائے تاوان کے الزامات کی فوری تحقیقات کریں۔

جسمانی سزا

38) ریاستی پارٹی کے وفد کی مہیا کردہ اطلاعات کے مطابق عملی طور پر ان کا اطلاق نہیں ہوتا' کمیٹی کو تشویش ہے کہ ریاستی پارٹی کے قوانین کے دفعات کے تحت جسمانی سزا کے نفاذ کی اجازت ہے' جس میں کوڑے مارنا' عضو برید ہ (کاٹنا) اور سنگساری شامل ہے۔ (آرٹیکل 16)

39) ریاستی پارٹی کو تمام اداروں (مقامات) میں جسمانی سزا کی تمام اقسام کے خاتمہ اور واضح طور پر ممنوع قرار دینے کے لئے ضروری قانون سازی کرنا چاہیے کیونکہ یہ کنونشن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تشدد اور ظالمانہ' غیر انسانی یا تذلیلی سلوک یا سزا کے مترادف ہے۔

بچوں کے لئے انصاف

40) کمیٹی کو ان افراد کی پھانسی کے بارے میں پرتشویش ہے جو ارتکاب جرم کے وقت بچے تھے۔ جو بین الاقوامی اور مقامی قوانین کی خلاف ورزی ہے جبکہ بچوں کو عدالت میں اپنی عمر کے تعین کو چیلنج کرنے کا امکان موجود ہے۔ کمیٹی کو کم عمر مجرموں کی عمر کا تعین کرنے کے لئے ایک مناسب طریقہ کار کی عدم موجودگی پرتشویش ہے جو منصفانہ مقدمہ کے معیار کے مطابق ہو۔

41) ریاستی پارٹی کو عمر کے تعین کے بروقت فیصلوں کی اپیل کے لئے ایک موثر طریقہ کار کے انتظام کو یقینی بنانا چاہیے۔ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اپنی کوششوں میں اضافہ کرے کہ کوئی بھی بچہ جس پر کسی جرم کا الزام ہے وہ ایک آزاد اور موثر قانونی مشورہ حاصل کرسکتا ہے۔

ازالہ

42) طبی اور نفسیاتی مدد فراہم کرنے والے نئے بحالی مراکز بنانے کے لئے حکومت کی کاوشوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے، کمیٹی کو ان رپورٹس کے بارے میں تشویش لاحق ہے کہ تشدد کا نشانہ بننے والے بہت سارے لوگوں کو معاوضہ اور ازالہ تک رسائی نہیں ہے اس معاملہ پر ریاستی پارٹی کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کی کمی پر بھی تشویش ہے جس میں سرکاری عہدیداروں کی جانب سے وقوع پذیر ہونے والے تشدد یا بدسلوکی کا نشانہ بننے والے متاثرین کی مالی امداد یا ازالہ کی دیگر صورتوں کا ذکر موجود ہو۔

43) کمیٹی، آرٹیکل 14 کے نفاذ سے متعلق اپنے عمومی تبصرہ نمبر 3 (2012) کی یاد دہانی کراتے ہوئے ریاستی پارٹی پر زور دیتی ہے:

الف) ایسے اقدامات کئے جائیں جو اس بات کے ضامن ہوں کہ تشدد اور بدسلوکی کے شکار افراد موثر اصلاحات سے مستفید ہوسکیں اور مناسب معاوضہ اور بحالی سمیت مکمل اور موثر ازالہ اور تلافی حاصل کریں۔ اس بات سے قطع نظر کہ قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب مجرمان کی شناخت گرفتاری، قانونی چارہ جوئی ہوچکی ہے یا انہیں سزایافتہ قرار دے دیا گیا ہے یا نہیں۔

ب) اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ریاست یا غیر سرکاری تنظیمیں دیگر مالی اور مخصوص اور ہمہ جہتی سہولیات کی فراہمی، بلا واسطہ اور بلا تفریق تشدد اور نازیبا سلوک کے متاثرین کو خصوصی اور مکمل بحالی کی تمام خدمات میسر ہیں اور ان تک فوری رسائی بھی موجود ہے ان میں غیر سرکاری تنظیمیں بھی شامل ہیں۔

اعداد و شمار اکٹھا کرنا

44) یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ کمیٹی کا جائزہ کنونشن کے آرٹیکل 19 کے تحت ریاستی پارٹی کی ابتدائی رپورٹ سے متعلقہ ہے۔ کمیٹی کو بے حد افسوس ہے کہ ریاستی پارٹی کی رپورٹ میں سرکاری عہدیداروں سے متعلقہ قانونی چارہ جوئی اور سزا کے بارے میں اعداد و شمار موجود نہیں تھے اور نہ ہی ریاستی پارٹی کا وفد اس کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کرسکا۔ کنونشن کے تحت سرکاری عہدیداروں سے متعلقہ کنونشن کے تحت وقوع پذیر تشدد کے واقعات کی قانونی چارہ جوئی اور سزا کے اعداد و شمار، خاص طور پر اہم تحقیقات کی پیش رفت سے متعلق معلومات، ریاستی پارٹی میں حراستی مراکز کی تعداد، استعداد اور رہائشی شرح کے بارے میں اعداد و شمار، تشدد اور ناروا سلوک کے حوالہ سے ازالہ، بشمول مالی اعانت سے متعلقہ اعداد و شمار، کمیٹی کو لاپتہ افراد کے بارے میں تفتیش اور قانونی چارہ جوئی، عورتوں اور لڑکیوں کے خلاف تشدد، انسانی سمگلنگ، غلامی کی مختلف قسمیں اور پناہ گزینوں کو ملک سے واپس بھیجنے کے واقعات سے متعلقہ شماریاتی اعداد و شمار، کی عدم فراہمی پر بھی بہت افسوس ہے۔

45) ریاستی پارٹی کو چاہیے کہ وہ متاثرین کی بالحاظ عمر اور جنس اعداد و شمار اکٹھا کرکے پیش کرے۔ خصوصاً شکایات، تحقیقات، قانونی چارہ جوئی اور قانونی نافذ کرنے والے اہلکاروں سے منسوب تشدد اور نازیبا سلوک کی سزاؤں کے بارے میں اعداد و شمار۔ لڑکیوں اور خواتین کے خلاف جسمانی اور جنسی تشدد، گھریلو تشدد، پناہ گزینوں اور جبری لاپتہ افراد کے اعداد و شمار بھی اکٹھا کرکے پیش کئے جائیں۔

پیروی کا طریقہ کار

46) کمیٹی درخواست کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کی سفارشات کی روشنی میں اُن ملوث پولیس افران کے خلاف تادیبی کارروائی کے متعلق جو تشدد کے مرتکب پائے گئے ہیں پیروی کے بارے میں مکمل معلومات 12 مئی 2018ء تک پیش کرے۔ پولیس کے موثر نگران اداروں کا قیام' اُن کے خلاف قانونی چارہ جوئی' اور یہ یقینی بنانا کہ تشدد اور نازیبا سلوک کے حوالہ سے تمام الزامات کی فوری، مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ایک مکمل آزاد اور سویلین باڈی کرے گی۔ (ملاحظہ کریں پیراز 7 (C) اور 11 (a)) اس تناظر میں، ریاستی پارٹی کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ آئندہ رپورٹنگ مدت کے اختتامی جائزہ میں تمام باقی سفارشات کے نفاذ سے متعلق اپنے لاگو منصوبوں کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرے۔

دیگر مسائل

47) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اپنی ریزرویشن واپس لے جس کی رو سے آرٹیکل 20 کے تحت ایک خفیہ انکوائری کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے مگر ریاستی پارٹی کا موقف ہے کہ کمیٹی اس بارے میں مجاز نہیں۔

48) ریاستی پارٹی سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ کمیٹی کو پیش کی جانے والی رپورٹ' بات چیت کا خلاصہ اور ریکارڈ' اور موجودہ اختتامی جائزہ عام فہم زبان میں سرکاری ویب سائیٹوں' میڈیا اور غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعہ وسیع پیمانے پر مشتہر کیا جائے اور عوام کے لئے با آسانی دستیاب ہو۔

49) کمیٹی ریاستی پارٹی کو اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ پیش کرنے کی دعوت دیتی ہے جو 12 مئی 2021 تک اس کی دوسری پیریاڈک رپورٹ ہوگی' اس مقصد کے حصول کے لئے کمیٹی ریاستی پارٹی کو دعوت دیتی ہے کہ وہ 12 مئی 2018' تک اپنی رضامندی دے کہ وہ اس رپورٹ کو تیار کرنے کے لئے اختیاری رپورٹنگ کے طریقہ کار کی پیروی کریں گے۔ اس طریقہ کار کے تحت کمیٹی رپورٹنگ سے پہلے معاملات کی ایک فہرست ریاستی پارٹی کو بھیجے گی اور اس ضمن میں ریاستی پارٹی کے جوابات اس کنونشن کے آرٹیکل 19 کے تحت دوسری متواتر رپورٹ کو تشکیل دیں گے ۔ ریاستی پارٹی کو بھی دعوت دی گئی ہے کہ وہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدوں کے تحت رپورٹنگ سے ہم آہنگ راہنما اصولوں میں شامل تقاضوں کے مطابق اپنی مشترکہ بنیادی دستاویز پیش کرے۔ (HRI/GEN.2/Rev.6)